علامہ عینیؒ اور ان کی خدمات کا علمی جائزہ

Allama Al-Aaini and His Scientific Contributions

کریم خان*

ڈاکٹر حافظ ظفر حسین**

Abstract:

*Allama Badr_ul_Din Al-Aaini was a distinguished Islamic Scholar of **8** A.H. He was at the same time an interpreter, Muhadis, a Jurist, and a Historian. He was recognized to be a great Jurist, a Muhadis and a praise worthy man by his contemporary scholars and Jurists. His contributions towards the Muslim Ummah are very comprehensive and valuable. In the below mentioned Article contains a comprehensive view of Al-Aaini`s name and lineage, birth, his teachers, pupils,his works, contributions and his prominent position among the scholars of his age.*

نام ونسب:

علامہ عینیؒ کا پورا نام " قاضی القضاۃ محمود بن احمد بن موسی بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود، عینتابی حنفیؒ ہے [۱]، لقب: "بدرالدین" اور کنیت: "ابو محمد " ہے، اور نسبت: " عینی" ہے جو کہ ایک چھوٹا شہر ہے، جس کا نام عین تاب ہے، اسی نسبت انہیں عینتابی کہتے ہیں، جسے تخفیفاً " عینی" بھی کہتے ہیں۔ [۲]

پیدائش:

علامہ عینیؒ ۲۶ رمضان المبارک، ۷۶۲ھ کو ایک معروف علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، ان کے والد اور داد قاضی تھے۔ [۳]

* لیکچرر، گورنمنٹ کالج بنوں

** اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامیہ کالج پشاور

علامہ عینیؒ کے اساتذہ

علامہ عینیؒ کی بہترین شخصیت کا اندازہ ان کے اساتذہ سے ہی لگایا جاسکتا ہے، کہ انہوں نے اپنے وقت کے عظیم بزرگان دین علماء وفقہاء سے علم دین حاصل کیا ہے، علامہ عینیؒ کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے اسی لیے کہ انہوں نے مختلف علوم وفنون میں مہارت حاصل کی تھی اور انؒ کے اساتذہ، مفسرین، محدثین، ادباء، فقہاء، نحویین، اور قراء میں سے تھے، علامہ عینیؒ کے چند اساتذہ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ شرف الدین عیسی بن الخاص السرماریؒ م: ۷۸۸ھ

عیسیٰ بن الخاص بن محمود السرماری العینتابیؒ، احناف کے بہت بڑے فقیہ ومفسر تھے، علامہ عینیؒ کافی مدت ان کے ساتھ رہے، اور علمِ معانی، علمِ بیان وغیرہ علوم کی کتابیں ان سے پڑھی۔ [٤]

۲۔ العلاء احمد بن محمد السیرامیؒ م: ۷۹۰ھ

احمد بن محمد بن احمد السیرامی، معانی، بیان، فقہ اور اصول کے ماہر، تقوی دار شخصیت تھے، علامہ عینیؒ نے ان سے فقہ میں ہدایہ اور تفسیر میں کشاف، اصول فقہ میں علامہ تفتازانی کی شرح التنقیح اور مختصر المعانی شرح التلخیص پڑھی، دیگر اساتذہ کی بہ نسبت ان کے ساتھ علامہ عینیؒ کا گہرا تعلق تھا۔ [٥]

۳۔ نجم الدین ابن الکشکؒ م: ۷۹۹ھ

احمد بن اسماعیل بن محمد، حنفی دمشقی فقہ اور حدیث کے ماہر تھے، علامہ عینیؒ نے ان سے صحیح بخاری کا ابتدائی حصہ پڑھا۔ [٦]

۴۔ جمال الدین الملطیؒ م: ۸۰۳ھ

یوسف بن موسیٰ بن محمد بن احمد، جمال الدین ملطیؒ حنفی فقیہ تھے، علامہ عینیؒ نے ان سے اصول بزدوی، منتخب الحسامی، اور ہدایہ پڑھی۔ [٧]

۵۔ ابو حفص الکنانی البلقینیؒ م: ۸۰۵ھ

عمر بن رسلان بن نصیر بن صالح بن شہاب، سراج الدین، ابو حفص، کنانی بلقینیؒ اپنے زمانے میں قاہرہ کے سب سے بڑے علامہ تھے، فقہ، حدیث اور اسماء الرجال کے ماہر تھے۔ علامہ عینیؒ نے ان سے کتاب محاسن الاصطلاح اور علوم الحدیث پڑھی۔ [٨]

۶۔ **ابو الفضل الکردی العراقیؒ م: ۸۰۶ھ**

عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمٰن ، زین الدین ابو الفضل کردی العراقیؒ مصری شافعی تھے ، العراقی کے نام سے مشہور تھے، حدیث کے بہت بڑے امام تھے، علامہ عینیؒ نے ان سے صحیح مسلم پڑھی۔ [۹]

۷۔ **نور الدین الھیثمیؒ م: ۸۰۷ھ**

علی بن ابو بکر بن سلیمان، نور الدین، ہیثمی شافعیؒ، آپ چھوٹی عمر سے علامہ عراقیؒ کے شاگرد تھے، سفر وحضر میں ان کے ساتھ رہتے تھے، حدیث کے بہت ماہر تھے۔ علامہ عینیؒ نے ان سے بہت زیادہ روایتیں نقل کی ہیں۔ [۱۰]

۸۔ **تقی الدین ابو بکر الدجویؒ م: ۸۰۹ھ**

محمد بن محمد بن عبد الرحمٰن بن حیدرۃ ، ابو بکر الدجویؒ شافعی تھے، حدیث، فقہ، تاریخ، لغت، حساب وغیرہ میں ماہر تھے، علامہ عینیؒ نے ان سے " سنن نسائی "کے علاوہ باقی صحاح ستہ، اور سنن دارمی پڑھی۔ [۱۱]

علامہ عینیؒ کے تلامذہ

علامہ عینیؒ نے اپنی ساری عمر تصنیف وتالیف اور درس وتدریس میں گزاری ہے، اور ان کے تلامذہ کی تعداد کا احاطہ کرنا مشکل ہے، البتہ چند اہم تلامذہ کے ناموں کا ذکر درج ذیل ہے۔

۱۔ **الکمال ابن الھمامؒ م: ۸۶۱ھ**

محمد بن عبد الواحد بن عبد الحمید، کمال الدین السیواسیؒ مشہور حنفی عالم تھے، علامہ عینیؒ کے خاص شاگرد تھے، تمام علوم عقلیہ ونقلیہ کے ماہر تھے، علامہ ابن عابدین نے "شرح عقود رسم المفتی "میں ان کو اہل ترجیح میں شمار کیا ہے۔ [۱۲] ہدایہ کی شہرۂ آفاق شرح "فتح القدیر "کے علاوہ اصول میں "التحریر فی اصول الفقہ " بھی لکھی ہے۔ [۱۳]

۲۔ **شرف الدین الطنوبیؒ م: ۸۶۳ھ**

عیسی بن سلیمان بن خلف شافعی، علامہ عینیؒ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ الطنوبی نے علامہ عینی سے اکثر علوم وفنون میں مہارت حاصل کی ہے۔ [۱۴]

۳۔ **ابن تغری بردیؒ م: ۸۷۴ھ**

یوسف بن تغری بردی، جمال الدین، ابو المحاسن حنفی عالم تھے۔ فن تاریخ کا شوق تھا، چنانچہ اس سلسلہ میں علامہ مقریزی اور علامہ عینی کے پکے شاگرد بنے رہے، یہاں تک کہ اپنے زمانے میں تاریخ کے سب سے بڑے امام بن گئے" المنهل الصافى والمستوفى بعدالوافى "اور" النجوم الزاهره"، انہوں نے لکھی ہیں۔[۱۵]

۴۔ **ابن قاضی عجلونؒ م: ۸۷۶ھ**

محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد نجم الدین الزرعیؒ، جو ابن قاضی عجلون کے نام سے مشہور ہیں۔ علامہ عینیؒ سے شرح الشواہد پڑھی، ان کی بہترین تصنیفات، " تصحیح المنھاج"، "التاج فی زوائد الروضۃ علی المنھاج"، اور "التحریر فی الفقہ" ہے۔ [۱۶]

۵۔ **ابو البرکات العسقلانیؒ م: ۸۷۶ھ**

احمد بن ابراہیم بن نصر اللہ حنبلی نے علامہ عینیؒ سے تاریخ پڑھی، آپ حنبلی مسلک تھے، ان کی بہترین تصنیفات، "المحرر فی الفقہ"، "شرح الالفیہ" اور نظم مختصر المحرر" ہیں۔[۱۷]

۶۔ **نور الدین الدکماویؒ م: ۸۹۰ھ**

علی بن احمد بن علی بن خلیفہ، نور الدین الدکماویؒ نے علامہ عینیؒ سے شرح صحیح البخاری پڑھی، ان کو علم معانی، علم بدیع، فقہ، نحو، اور علم بدیع میں مہارتِ تامہ حاصل تھا۔ [۱۸]

۷۔ **ابو الخیر السخاویؒ م: ۹۰۲ھ**

محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد، شمس الدین السخاوی الشافعی، علامہ عینیؒ کے شاگرد تھے۔ " فتح المغيث في شرح الفية الحديث،" الضوء اللامع لأهل القرن التاسع" وغیرہ سو سے زائد کتابیں لکھیں، نیز علامہ سخاویؒ علامہ عینیؒ کے شاگرد علامہ ابن ہمامؒ کے بھی شاگرد ہیں۔[۱۹]

۸۔ **ابو الفضل العسقلانی م: ۹۰۵ھ**

احمد بن صدقۃ بن احمد، ابو الفضل العسقلانیؒ الشافعی، جو کہ ابن الصیرفی کے نام سے مشہور تھے، علامہ عینیؒ سے حدیث پڑھی، انکی تصنیفات "شرح التبريز فى الفقه"اور"شرح الورقه فى اصول الفقه" ہے۔[۲۰]

علامہ عینیؒ کا مقام و مرتبہ

علامہ عینیؒ نے اپنی ساری عمر درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں گزاری ہے، علامہ عینیؒ کے مقام اور مرتبہ کا اندازہ ان کے اساتذہ، تلامذہ اور انکی تصنیفات سے لگایا جاسکتا ہے،علامہ عینیؒ نے فقہ، تاریخ، تفسیر، حدیث،ادب، میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں،ذیل میں علامہ عینیؒ کے بلند مرتبے کے بارے علماء وفقہاء کے اقوال ذکر کیے جاتے ہیں:

- **علامہ ابن تغری بردیؒ م: ۸۷۴ھ نے تحریر کیا ہے کہ:**

"علامہ عینیؒ کو علمیت کی وجہ سے عہدہ قضاء دیا گیا۔ علامہ عینیؒ عربی اور ترکی دونوں زبانوں کے ماہر تھے، حاکم وقت اشرف برسبائی لکھتے ہیں کہ "عینتابی کے بغیر ہمارا اسلام ادھورا ہے" علامہ عینیؒ کو دو مرتبہ اپنی قابلیت کی وجہ سے عہدہ قضاء ملا، بیک وقت فقیہ، اصولی، نحوی، اور لغوی تھے،ان کو علوم پر دسترس حاصل تھی،انہوں نے مدتوں افتاء اور درس تدریس کے فرائض سرانجام دیئے،انہوں نے امت کیلئے بہت مفید کتابیں تصنیف کیں"[۲۱]

- **علامہ عینیؒ کے شاگرد" صاحب الضوء اللامع" علامہ سخاویؒ م ۹۰۲ھ علامہ عینیؒ کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ:**

" علامہ عینیؒ امام، عالم، علامہ، علم صرف وعربی وغیرہ کے ماہر، تاریخ ولغت کے حافظ، بہت سارے فنون جاننے والے، نظم ونثر پر قدرت رکھنے والے، بلکہ ان کا مقام اس سے بڑھ کر ہے، مطالعہ وکتابت سے کبھی نہیں اکتاتے، اپنے ہاتھ سے بہت ساری تصانیف لکھی، یہاں میرے شیخ علامہ ابن حجر عسقلانی کے بعد سب سے زیادہ تصنیف کرنے والے یہی ہیں، تقریر کی بہ نسبت کتابت عمدہ تھی، انتہائی سرعت کے باوجود بہتر طریقے سے لکھتے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے" مختصر القدوری" ایک رات میں لکھ دی تھی،اور علامہ مقریزیؒ نے فرمایا کہ انہوں نے "علم العروض" میں "الحاوی" کی تصنیف ایک رات میں کی تھی" [۲۲]

- **علامہ جلال الدین السیوطیؒ م:۹۱۱ھ علامہ عینیؒ کے بارے میں لکھتے ہیں، کہ**

" علامہ عینیؒ متقی اور نیک سیرت انسان تھے، ان کو حنفی مسلک کا عہدہ قضاء ملا تھا،اور" مدرسہ مویدیہ" میں محدث تھے، امام، عالم اور عربیت کو نہایت اچھے طریقے سے جاننے والے تھے،لغت کے حافظ تھے، حواشی کا کثرت سے استعمال کرتے تھے، لکھائی میں بہت تیز تھے،انہوں نے جامع ازہر کے قریب ایک

مدرسہ تعمیر کروایا تھا، جس کا نام "مدرسہ مویدیہ" تھا، انہوں نے اس مدرسے میں اپنی کتابیں وقف کر دی تھی" [۲۳]

وفات:

علامہ عینیؒ نے ۴ ذی الحجہ، ۸۵۵ھ کو قاہرہ میں وفات پائی، جامعہ ازہر میں نمازہ جنازہ ادا کی گئ، جس میں جم غفیر موجود تھا، اور اس کے بعد اپنے ہی مدرسہ مویدیہ میں دفن کیئے گیئے۔" [۲۴]

علامہ عینیؒ کی تصانیف:

علامہ عینیؒ نے درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تقریبا تمام علوم وفنون میں کتابیں لکھی ہیں، علامہ عینیؒ کی ہر ایک تصنیف کو دیکھنے سے ان کی فہم وبصیرت، راسخ العلم، اور مہارت کا اندازہ ہوتا ہے، علامہ عینیؒ کی تصنیفات میں چند تصنیفات مطبوع ہیں، چند تصنیفات مخطوط ہیں، درج ذیل میں پہلے ان کتابوں کا تذکرہ ہے، جو مطبوع ہیں، اور پھر ان کتابوں کا تذکرہ ہے جو مخطوط ہیں اور چند ایسی کتابوں کا ذکر ہے جو علامہ عینیؒ کیطرف منسوب ہیں، جبکہ یہ کتابیں موجودہ دور کی Libriers میں موجود نہیں ہیں۔

۱. المقاصد النحوية في شرح شواهد شروح الألفية:

یہ کتاب "الفیۃ ابن مالک" کی متعدد شروحات یعنی ابن الناظم م: ۶۸۶ھ ابن ہشام م: ۷۶۱ھ، اور ابن عقیل م: ۷۶۹ھ کی شروحات میں مذکور شعری شواہد کی تشریحات ہیں۔ [۲۵] اشعار کی وضاحت میں مصنف نے نحوی بحث بھی کی ہے۔ علمی نکات اور نحوی قواعد کی نشاندہی بھی کی ہے۔

۲. فرائد القلائد في مختصر شرح الشواهد الصغري

یہ کتاب بھی نحو میں ہے اور "المقاصد النحویہ" کا اختصار ہے۔ [۲۶]

۳. رمز الحقائق في شرح كنز الدقائق:

فقہ حنفی کی مشہور کتاب "کنز الدقائق" جو علامہ محمود النسفیؒ م: ۷۱۰ھ کی تصنیف ہے علامہ عینی نے اس کی نہایت مفید فقہی شرح لکھی ہے جو رمز الحقائق في شرح كنز الدقائق کے نام سے مشہور ہے۔ [۲۷]

٤۔ البناية في شرح الهداية:

البنایہ دراصل شرح الھدایہ کی شرح ہے۔ شرح الھدایہ فقہ حنفی کی مشہور درسی کتاب الھدایہ کی شرح ہے۔ مصنف نے ۴۰ سال کے طویل عرصے میں اس کتاب کو مکمل کیا۔ [۲۸]

٥. عمدة القاري في شرح الجامع الصحيح للبخاري:

عمدۃ القاری" صحیح بخاری کی بلند پایہ شرح ہے، علامہ عینیؒ کی یہ شرح حدیث نہایت ہی جامع ہے۔[۲۹]

٦. الروض الزاهر في سيرة الملك الظاهر ططر:

یہ تصنیف بادشاہ ظاہر ططر کی سیرت، مدح اور اس کی حکومت کے واقعات پر مشتمل ہے۔[۳۰]

٧. السيف المهند في سيرة الملك المؤيد:

یہ تصنیف بادشاہ موید کی سیرت، مدح اور اس کی حکومت کے واقعات کے بارے میں لکھی ہے۔[۳۱]

١. ملاح الألواح في شرح مراح الأرواح:

یہ تصنیف علم صرف کی مشہور کتاب "مراح الارواح" کی شرح ہے۔[۳۲]

علامہ عینی کی وہ تصانیف جو کے غیر مطبوع ہیں ان کی تفصیل

٢. عقد الجمان في تاريخ أهل الزمان:

تاریخ کے حوالے سے یہ کتاب "تاریخ کبیر " ہے،اور تاریخ کے بارے میں یہ ایک ضخیم کتاب ہے، مکمل کتاب مخطوط شکل میں ہے جو کہ چوبیس جلدوں میں قسطنطنیہ کے مکتبہ بایزید میں رکھی ہوئی ہے، نیز دار الکتب المصریہ میں بھی اس کا ۲۸ جلدوں پر مشتمل نسخہ موجود ہے، جس کا نمبر ۸۲۰۳ ہے، لیکن اب تک اس کی صرف چار جلدیں عبد الرزاق طنطاوی کی تحقیق کے ساتھ دار الزہراء مصر سے شائع ہوئی ہے، تاریخ کی اس کتاب کو تاریخ عینی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔[۳۳]

۳. التاریخ البدری فی اوصاف اہل العصر:

علامہ عینیؒ کی یہ تصنیف، "عقد الجمان" جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے کہ یہ دراصل عقد الجمان في تاريخ أهل الزمان کا اختصار ہے۔[۳۴]

٤. تحفة الملوك في المواعظ والرقائق:

مصنفؒ کی یہ کتاب مواعظ پر مشتمل ہے۔[۳۵]

٥. الدرر الزاهرة في شرح البحار الزاخرة:

یہ کتاب مذاہب اربعہ کی فقہ پر مشتمل ہے۔[۳۶] اس کتاب میں فقہ حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی مذاہب کی روشنی میں اسلامی فقہ پر بحث کی گئی ہے۔ نیز مذاہب اربعہ کے تقابلی مطالعے کے لیئے اہم ہے۔

٦. رسائل الفئة في شرح العوامل المائة:

علامہ عینیؒ کی یہ تصنیف، علامہ عبدالقادر جرجانیؒ م:۴۷۱ھ کی مشہور نحوی کتاب "العوامل المائة" کی شرح ہے۔[۳۷]

٧. شرح خطبة مختصر الشواهد:

یہ کتاب "فرائد القلائد" کے خطبہ کی شرح ہے، جس میں علامہ عینیؒ نے غریب و مشکل الفاظ استعمال کیئے ہیں۔[۳۸]

٨. شرح قطعة من سنن أبي داؤد:

یہ تصنیف "سنن ابو داود" کی دو جلدوں میں غیر مکمل شرح ہے۔[۳۹]

٩. العلم الهيب في شرح الكلم الطيب:

علامہ ابن تیمیہؒ م: ۷۲۸ھ کی ادعیہ ماثورہ پر مشتمل کتاب "الکلم الطیب" کی شرح ہے۔[۴۰]

١٠. مباني الأخبار في شرح معاني الآثار

علامہ عینیؒ کی "مبانی الاخبار" علامہ ابو جعفر الطحاویؒ م:۳۲۱ھ کی تصنیف "معانی الآثار" کی بہترین شرح ہے۔[۴۱]

١١. مسائل البدرية المنتخبة من الفتاوي الظهيرية:

یہ تصنیف علامہ ظہیر الدین محمد بن احمد البخاریؒ م: ۶۱۹ھ کی کتاب "الفتاوی الظہیریہ" سے منتخب مسائل پر مشتمل ہے۔[۴۲]

١٢. المستجمع في شرح المجمع والمنتقي في شرح الملتقي:

اس کتاب میں فقہ حنفی کے ساتھ ائمہ ثلاثہؒ کے اقوال کا بھی ذکر ہے۔[۴۳]

١٣. مغاني الأخيار في رجال معاني الآثار:

"معانی الآثار" کے رجال پر ایک جلد میں بہترین تصنیف ہے۔[۴۴]

١٤.　منحة السلوك في شرح تحفة الملوك:

یہ تصنیف ،زین الدین رازی، محمد بن ابو بکر بن عبد القادر حنفیؒ م: ٦٦٦ھ کی فقہ حنفی پر لکھی گئی کتاب "تحفۃ الملوک" کی شرح ہے۔[45]

١٥.　نخب الأفكار في تنقيح مباني الأخيار في شرح معاني الآثار

علامہ عینیؒ کی علم الحدیث میں بہترین کتاب ہے۔[46]

١٦.　وسائل التعريف في مسائل التصريف:

علم الصرف پر بہترین کتاب ہے۔[47]

علامہ عینیؒ کی ان کتابوں کا تذکرہ جو مکتبات Libraries میں موجود نہیں

١.　تاريخ الأكاسرة:

علامہ عینیؒ نے یہ کتاب تاریخ میں لکھی ہے جو ترکی زبان میں ہے۔[48]

٢.　تذكرة نحوية:

علامہ عینیؒ کی یہ تصنیف "علم النحو" میں ہے۔[49]

٣.　تذكرة متنوعة:

اس کتاب میں مختلف واقعات کا ذکر کیا ہے۔[50]

٤.　الجوهرة السنية في الدولة المؤيدية:

علامہ عینیؒ نے اس کتاب میں بادشاہ مؤید کی سیرت لکھی ہے۔[51]

٥.　الحواشي علي تفسير أبي الليث السمرقندي:

یہ تفسیری حواشی، فقیہ ابو اللیث سمر قندیؒ م: ۳۷۵ھ کی تفسیر پر ہے۔[52]

٦.　الحواشي علي تفسير البغوي:

یہ تفسیری حواشی، حسین بن مسعود البغویؒ م: ۵۱۶ھ کی تفسیر بغوی پر ہے۔[53]

٧.　الحواشي علي تفسير الكشاف:

یہ تفسیری حواشی، محمود بن عمر بن محمد الزمخشریؒ م: ۵۳۸ھ کی تفسیر کشاف پر ہے۔[54]

٨.　الحواشي علي التوضيح:

"اوضح المسالک الی الفیۃ ابن مالک" نامی کتاب علامہ ابن ہشام نحویؒ م: ۷۶۱ھ نے لکھی ہے، جو کہ الفیہ ابن مالک کی شرح ہے، اس کتاب پر حواشی علامہ عینیؒ نے لکھی ہے۔[55]

٩.　الحواشي علي شرح الألفية لابن المصنف:

ابن المصنف ابن صاحب الالفیہ کی علم النحو کی کتاب پر علامہ عینیؒ کا حاشیہ ہے۔[۵۶]

۱۰. الحواشي علي شرح الشافية للجاربردي:

علم الصرف پر علامہ ابن حاجبؒ م:۶۴۶ھ کی لکھی گئی کتاب "شافعیہ" کی بہت ساری شروحات لکھی جاچکی ہیں ان میں سے علامہ احمد بن الحسن الجاربردیؒ م:۷۴۶ھ کی بھی ایک شرح ہے، اس شرح پر علامہ عینیؒ نے حواشی لکھے ہیں۔[۵۷]

۱۱. الحواشي علي المقامات:

عربی ادب پر لکھی گئی علامہ حریریؒ م:۵۱۶ھ کی کتاب "المقامات" پر علامہ عینیؒ نے بھی حواشی لکھے ہیں۔[۵۸]

۱۲. زین المجالس:

اس کتاب میں وعظ ونصیحت کا ذکر ہے، جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کتاب کا دوسرا نام "شارح الصدور" بھی ہے۔[۵۹]

۱۳. سیر الأنبیاء:

انبیاء کرام کی سیرت پر لکھی گئی کتاب ہے۔[۶۰]

۱٤. سيرة الأشرف برسباي:

بادشاہ اشرف برسبای کے حالات پر مبنی کتاب ہے۔[۶۱]

۱۵. شرح التسهیل لابن مالك مطول:

علم النحو پر لکھی گئی "تسہیل ابن مالک" کی تفصیلی شرح ہے۔[۶۲]

۱٦. شرح التسهیل لابن مالك مختصر:

یہ کتاب بھی تسہیل ابن مالک کی شرح ہے، لیکن مختصر ہے۔[۶۳]

۱۷. الحاوي في شرح قصیدة الساوي:

علم عروض کی کتاب "قصیدۃ الساوی" کی شرح ہے، جو "الحاوی" کے نام سے علامی عینیؒ نے لکھی ہے۔[۶۴]

۱۸. شرح لامیة بن حاجب:

"لامیہ" علامہ ابن حاجبؒ کی فن عروض کی کتاب ہے، جس کی شرح علامی عینیؒ نے لکھی ہے۔[۶۵]

۱۹. شرح المنار في الاصول:

علامہ نسفیؒ کی اصول فقہ کی مشہور کتاب: منار الانوار المنار کی شرح ،علامہ عینیؒ نے تصنیف کی ہے۔[۶۶]

۲۰. طبقات الحنفية:

اس کتاب میں علماء اور فقہاء کے تراجم ذکر کیے گئے ہیں۔[۶۷]

۲۱. طبقات الشعراء:

اس کتاب میں شعراء کے تراجم کا ذکر ہے۔[۶۸]

۲۲. غرر الافکار شرح درر البحار:

علامہ شمس الدین محمد بن یوسف القونویؒ م:۷۸۸ھ کی کتاب "درر البحار" کی شرح "غرر البحار" کے نام سے علامہ عینیؒ نے لکھی ہے ،جس میں فقہاء اربعہ کے اقوال بھی ذکر فرمائے ہیں۔[۶۹]

۲۳. الفوائد علي شرح اللباب:

علم النحو کی کتاب "اللباب" جو علامہ سید نقراکار کی تصنیف ہے،علامہ عینیؒ نے اس کی شرح لکھی ہے۔[۷۰]

۲٤. کشف اللثام عن سیرة ابن هشام:

سیرت پر لکھی گئی "ابن ہشام" کی کتاب کی شرح ہے۔[۷۱]

۲۵. مختصر تاریخ دمشق:

تاریخ دمشق" جو ابن عساکرؒ م:۵۷۱ھ کی تصنیف ہے،کا علامہ عینیؒ نے اختصار کیا ہے۔[۷۲]

۲٦. مختصر مختصر عقد الجمان:

علامہ عینیؒ نے اپنی تاریخ پر لکھی ہوئی کتاب عقد الجمان کا تین جلدوں میں اختصار کیا ہے۔[۷۳]

۲۷. مختصر وفیات الاعیان:

علامہ ابن خلکان کی تراجم میں بہترین کتاب "وفیات الاعیان" کا علامی عینیؒ نے اختصار کیا ہے۔[۷۴]

۲۸. معجم الشیوخ:

حروف تہجی کی ترتیب پر کتابیں لکھی جاتی ہیں،اسی طرح علامہ عینیؒ نے بھی ایک جلد میں حروف تہجی کی ترتیب پر شیوخ کے تراجم لکھے ہیں۔[۷۵]

۲۹. مقدمه في التصریف:

علم الصرف پر علامہ عینیؒ نے ایک مقدمہ لکھا ہے۔[۷۶]

۳۰. مقدمه في العروض:

علم العروض پر بھی علامہ عینیؒ نے ایک مقدمہ لکھا ہے۔[۷۷]

۳۱. ميزان النصوص في علم العروض:

علامہ عینیؒ کی علم العروض پر ایک بہترین تصنیف ہے۔[۷۸]

۳۲. التذكرة في النوادر:

علامہ عینیؒ کی مواعظ پر تصنیف ہے۔[۷۹]

۳۳. الوسيط في مختصر المحيط :

علامہ عینیؒ کی دو جلدوں میں فقہ میں "الوسیط" کے نام سے بہترین تصنیف ہے۔[۸۰]

نتائج:

- علامہ عینیؒ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دور میں بھی بے پناہ قبولیت عطا فرئی تھی اور آج بھی ان کی کتابوں سے امت کو فائدہ تامہ حاصل ہے۔
- علامہ عینیؒ نے مسلکِ حنفی میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں، بالخصوص حدیث کی مستند کتاب "صحیح البخاری" کی شہرۂ آفاق شرح "عمدۃ القاری فی صحیح البخاری" کی تصنیف ہے اور فقہ حنفی کی معتبر متون، ہدایہ اور کنز کی مفید شروحات بالترتیب، "البنایہ فی شرح الہدایہ" اور "رمزالحقائق علی کنز الدقائق" تالیف کی ہیں، جن میں مسلکِ حنفی کی تائید میں نقلی اور عقلی دلائل ذکر فرمائے ہیں۔
- علامہ عینیؒ کے حالات اور انکی تصنیفات سے واقفیت کی بناء پر عوام اور بالخصوص اہل علم حضرات کو استفادہ تامہ حاصل ہوگا۔
- علامہ عینیؒ کا شمار مسلکِ حنفی کے اسلاف میں ہوتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱ السیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر م:۹۱۱ھ بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ، ج۲، ص۲۷۵، المکتبۃ العصریہ، لبنان، سن طباعت نامعلوم۔

۲ یاقوت الحموی، شہاب الدین ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ م:۶۲۶ھ معجم البلدان، ج۴/ص۱۷۶۔ ناشر: دار صادر، بیروت، طباعت دوم: ۱۹۹۵م۔

۳ السخاوی، شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن م:۹۰۲ھ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج۱۰ص۱۳۱، منشورات دار مکتبۃ الحیاۃ—بیروت، سن طباعت نامعلوم۔

۴ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج۱۰ص۱۳۱۔

۵ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج۱۰ص۱۳۱۔

۶ ابن تغری بردی، یوسف بن تغری م: ۸۷۴ھ المنہل الصافی والمستوفی بعد الوافی، ج۱ص۲۴۱، تحقیق: دکتور محمد محمد امین، ناشر: الہیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، سن طباعت نامعلوم۔

۷ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج۱۰ص۱۳۱۔

۸ السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر م:۹۱۱ھ حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاہرۃ، ج۱ص۳۲۹، محقق: محمد ابو الفضل إبراہیم، ناشر: دار إحیاء الکتب العربیۃ- عیسی البابی الحلبی وشرکاہ—مصر، سن طباعت نامعلوم۔

۹ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج۴ص۱۷۱۔

۱۰ السیوطی، حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاہرۃ، ج۱ص۳۶۲۔

۱۱ ابن العماد، عبدالحیّ بن احمد بن محمد م:۱۰۸۹ھ شذرات الذہب فی إخبار من ذہب، ج۹ص۱۲۹، تحقیق: محمود الأرناؤوط، ناشر: دار ابن کثیر، دمشق- بیروت، طباعت: ۱۴۰۶ھ-۱۹۸۶م۔

۱۲ ابن عابدین، محمد امین بن عمر م:۱۲۵۲ھ شرح عقود رسم المفتی، ص۵۰۔ مکتبۃ البشریٰ، کراچی، پاکستان، ۱۴۳۰ھ۔

۱۳ اللکھنوی، محمد عبدالحیی الہندی م:۱۳۰۴ھ الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ، مکتبۃ الخیر، کراچی سن طباعت نامعلوم۔

۱۴ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج۶ص۱۵۳۔

۱۵ ابن العماد، شذرات الذہب فی إخبار من ذہب، ج۱ص۱۷۶۔

۱۶ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج۸ص۹۵،۹۶۔

۱۷ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج ا ص ۲۰۵۔

۱۸ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج ۷ ص ۱۲۔

۱۹ الشوکانی، محمد بن علی بن محمد م: ۱۲۵۰ھ البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، ج ۲ ص ۱۸۴، ناشر: دار المعرفۃ—بیروت، سن طباعت نامعلوم۔

۲۰ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج ا ص ۳۱۶۔

۲۱ ابن تغری بردی، یوسف بن تغری م: ۸۷۴ھ النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ، ج ۱۶ ص ۹، ۱۰، ناشر: وزارۃ الثقافۃ والارشاد القومی، دار الکتب، مصر، سن طباعت نامعلوم۔

۲۲ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۳۔

۲۳ بغیۃ الوعاۃ، ج ۲ ص ۲۷۵۔

۲۴ حسن المحاضرۃ، ج ا ص ۴۷۴۔

۲۵ کشف الظنون، ج ا ص ۱۵۲۔

۲۶ کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۰۶۶۔

۲۷ کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۵۱۶۔

۲۸ سرکیس، یوسف بن الیان بن موسیٰ م: ۱۳۵۱ھ معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ، ج ۲ ص ۱۴۰۳، ناشر: مطبعۃ سرکیس بمصر، طباعت: ۱۳۴۶ھ۔۔ ۱۹۲۸ء۔

۲۹ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۳۔

۳۰ کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۰۱۶۔

۳۱ بغیۃ الوعاۃ، ج ۲ ص ۲۷۶۔

۳۲ کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۶۵۱۔

۳۳ کشف الظنون، ج ا ص ۲۹۸۔

۳۴ کشف الظنون، ج ا ص ۲۹۸۔

۳۵ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۳۶ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۳۷ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۳۸ کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۰۶۶۔

۳۹ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۴۰ کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۵۰۶۔

۴۱ کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۷۲۸۔

۴۲ کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۲۲۶۔

۴۳ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۴۴ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۴۵ کشف الظنون، ج ۱ ص ۳۷۴۔

۴۶ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۴۷ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۴۸ کشف الظنون، ج ۱ ص ۲۸۲۔

۴۹ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۵۰ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۵۔

۵۱ کشف الظنون، ج ۲ ص ۹۹۰۔

۵۲ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۵۔

۵۳ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۵۴ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۵۵ کشف الظنون، ج ۱ ص ۱۵۲۔

۵۶ کشف الظنون، ج ۱ ص ۱۵۲۔

۵۷ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۵۸ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۵ ص ۱۷۲۔

۵۹ کشف الظنون، ج ۲ ص ۹۷۲۔

۶۰ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۶۱ کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۰۱۵۔

۶۲ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۶۳ الضوء اللامع لأہل القرن التاسع، ج ۱۰ ص ۱۳۴۔

۶۴ کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۱۳۶۔

۶۵ کشف الظنون، ج ۲ ص ۱۱۳۴۔

۶۶ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج۱۰ص ۱۳۴۔

۶۷ حسن المحاضرہ، ج۱ص ۴۷۴۔

۶۸ بغیۃ الوعاۃ، ج ۲ص ۲۷۵۔

۶۹ حسن المحاضرہ، ج۱ص ۴۷۴۔

۷۰ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج۱۰ص ۱۳۴۔

۷۱ کشف الظنون، ج ۲ص ۱۰۱۲۔

۷۲ بغیۃ الوعاۃ، ج ۲ص ۲۷۵۔

۷۳ الشوکانی، البدر الطالع، ج ۲ص ۲۹۵۔

۷۴ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج۱۰ص ۱۳۴۔

۷۵ البدر الطالع، ج ۲ص ۲۹۵۔

۷۶ البدر الطالع، ج ۲ص ۲۹۵۔

۷۷ البدر الطالع، ج ۲ص ۲۹۵۔

۷۸ کشف الظنون، ج ۲ص ۱۹۱۸۔

۷۹ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج۱۰ص ۱۳۴۔

۸۰ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، ج۱۰ص ۱۳۴

کتابیات:

۱۔ السیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر م: ۹۱۱ھ بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ، المکتبۃ العصریہ، لبنان، سن طباعت نا معلوم۔

۲۔ وت الحموی، شہاب الدین ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ م: ۶۲۶ھ معجم البلدان، ناشر: دار صادر، بیروت، طباعت دوم: ۱۹۹۵م۔

۳۔ خاوی، شمس الدین ابو الخیر محمد بن عبدالرحمٰن م: ۹۰۲ھ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، منشورات دار مکتبۃ الحیاۃ—بیروت، سن طباعت نا معلوم۔

۴۔ ابن تغری بردی، یوسف بن تغری م: ۸۷۴ھ المنہل الصافی والمستوفی بعد الوافی، تحقیق: دکتور محمد محمد امین، ناشر: الہیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، سن طباعت نا معلوم۔

۵۔ السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر م: ۹۱۱ھ حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاہرۃ، محقق: محمد ابو الفضل ابراہیم، ناشر: دار إحیاء الکتب العربیۃ- عیسی البابی الحلبی وشرکاہ — مصر، سن طباعت نامعلوم۔
۶۔ ابن العماد، عبدالحیٔ بن احمد بن محمد م: ۱۰۸۹ھ شذرات الذہب فی إخبار من ذہب، تحقیق: محمود الأرناؤوط، ناشر: دار ابن کثیر، دمشق - بیروت، طباعت: ۱۴۰۶ھ ۱۹۸۶
۷۔ ابن عابدین، محمد امین بن عمر م: ۱۲۵۲ھ شرح عقود رسم المفتی، مکتبۃ البشریٰ، کراچی، پاکستان، ۱۴۳۰ھ۔
۸۔ اللکھنوی، محمد عبدالحیی الہندی م: ۱۳۰۴ھ الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ، مکتبۃ الخیر، کراچی سن طباعت نامعلوم۔
۹۔ الشوکانی، محمد بن علی بن محمد م: ۱۲۵۰ھ البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، ناشر: دار المعرفۃ — بیروت، سن طباعت نامعلوم۔
۱۰۔ ابن تغری بردی، یوسف بن تغری م: ۸۷۴ھ النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ، ناشر: وزارۃ الثقافۃ والإرشاد القومی، دار الکتب، مصر، سن طباعت نامعلوم۔
۱۱۔ سرکیس، یوسف بن الیان بن موسی م: ۱۳۵۱ھ معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ، ج ۲ ص ۱۴۰۳، ناشر: مطبعۃ سرکیس بمصر، طباعت: ۱۳۴۶ھ — ۱۹۲۸م۔